قرآن محکم کی شانِ عظیم

(۴)

از:　مولانا مفتی رشید احمد فریدی

تلاوتِ قرآن اللہ کا خصوصی انعام:

وحی کے سب سے پہلے کلمے ''إقرأ'' کا مخاطب حضرتِ انسان ہے نہ کہ فرشتہ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی حیثیت واسطہ کی ہے، نبی کریم ﷺ کی پوری تعلیم وتربیت اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے، جبرئیلؑ کا قرآن لانا اور پڑھ کر سنانا خود ان کے اختیار میں نہیں تھا(۱) وہ حکم خداوندی کے خلاف کر ہی نہیں سکتے تھے؛ جب کہ انسان کو طاعت ومعصیت دونوں کا اختیار دیا گیا ہے، اسی وجہ سے تلاوتِ قرآن کا مرانسان کو ملا کسی فرشتہ کو ایسا کوئی حکم نہیں دیا گیا، ابن الصلاح اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں قِرأةُ الْقُرآنِ کُرامَةٌ أکْرَمَ اللّٰهُ بِهَا الْبَشَرَ فَقَدْ وَرَدَ أنَّ الْمَلائِكَةَ لَمْ يُعْطَوا ذٰلِكَ وَأنَّهَا حَرِيْصَةٌ عَلٰى اسْتِمَاعِهِ مِنَ الإنْسِ. یعنی قرآن کا پڑھنا ایسی شرافت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو مشرف کیا ہے؛ چونکہ یہ چیز فرشتوں کو نہیں ملی؛ اس لیے انسان اس نعمتِ خاصہ کی وجہ سے فرشتوں کے لیے رشکِ تمنا بنا ہوا ہے۔(۲) یہی وجہ ہے کہ فرشتے ایسی مجالس کی تلاش میں رہتے ہیں، جہاں قرآن پاک کی تلاوت یا مذاکرہ ہورہا ہو، بالآخر مؤمنین کی ایسی مجلسوں کو رحمت کے فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور سماعِ قرآن کی برکت سے رحمت الٰہی اور سکینت سے وہ بھی مستفید ہوتے ہیں۔(۳) امام بیہقیؒ نے شعب الایمان میں یہ حدیث نقل کی ہے إذَا قَامَ أحَدُکُمْ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَسْتَكِ فَإنَّ أحَدَکُمْ إذَا قَرَأَ فِي صَلَاتِهِ وَضَعَ مَلَكٌ فَاهُ عَلٰى فِيْهِ وَلَا يَخْرُجُهٗ مِنْ فِيْهِ شَيْءٌ إلَّا دَخَلَ فَمَ الْمَلَكِ (ترجمہ) نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی رات میں نماز (تہجد) کے لیے اٹھے تو مسواک کرلے؛ اس لیے کہ تم میں سے کوئی جب نماز میں قرآن پڑھتا ہے تو فرشتہ پڑھنے والے کے مُنھ پر اپنا منھ رکھ دیتا ہے اور جو چیز پڑھنے والے کے منھ سے نکلتی ہے وہ فرشتہ کے منھ میں داخل ہوتی ہے۔ اس طرح کی روایت کچھ اضافہ کے ساتھ حضرت علیؓ سے بھی منقول ہے۔(۴)

قرآن اللہ کا غیر فانی کلام:

بنی نوع انسان کی داستانیں قصۂ پارینہ بن سکتی ہیں، تمام درختوں کے اوراق بوسیدہ ہوسکتے ہیں، شاخوں کے قلم ریزہ ریزہ ہوسکتے ہیں اور ہفت اقلیم کے سمندر کی روشنائی ختم ہوسکتی ہے؛ مگر کلامِ الٰہی کا چہرۂ بسیط ہمیشہ تروتازہ اور نشیط رہے گا، اس کے شباب پر کبھی کہنگی یا کہولت نہیں آسکتی؛ اس لیے کہ وہ عجائب ونوادر کا لازوال سرچشمہ اور معانی ومعارف کا بحرِ ناپیدا کرنا ہے وَلَا تَنْقَضِیُ عَجَائِبُهٗ امام شاطبی لکھتے ہیں:

وَخَیْرُ جَلِیْسٍ لَا یُمَلُّ حَدِیْثُه ☆ وَتَـرْدَادُه یَزْدَادُ فِیْـهِ تَجَمُّلاً (۵)

سہل بن عبداللہ تُستریؒ فرماتے ہیں ''اگر بندہ کو قرآن مجید کے ہر حرف کے بدلے ہزار فہم ودانش دے دی جائے، تب بھی اُن معانی کی انتہا کو نہیں پہنچ سکتا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی ایک آیت میں ودیعت کی ہے؛ اس لیے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور کلام اس کی ذاتی صفت ہے، پس جس طرح ذاتِ خداوندی کی کوئی حدونہایت نہیں، اسی طرح معانیِ کلام کی بھی کوئی غایت نہیں ہے، انسان بس اتنا ہی سمجھتا ہے جتنا اللہ تعالیٰ نے اس پر منکشف فرمایا ہے: لہٰذا اس کا کلام ''قدیم'' (یعنی غیر فانی) ہے'' (۶)

قرآن پاک کی اسی ازلی وابدی حیثیت کو کسی زمانہ میں ہواپرست عقل مندوں نے پائمال کرنے کی کچھ ناپاک سعی کی تھی، جس سے عام اہل اسلام کے عقائد میں وسوسہ لاحق ہوگیا تھا، دنیادار لوگوں کا ایمان ڈگمگا چکا تھا، اللہ تعالیٰ نے اِس فتنۂ عظیم کو جڑ سے ختم کردینے کے لیے علمائے حق میں سے ایک جماعت کا انتخاب فرمایا جس کے سرخیل امام احمد بن حنبلؒ قرار پائے؛ چنانچہ امام احمدؒ نے اپنی پوری توانائیوں سے فتنہ کی سرکوبی فرمائی اور کلام کے غیر فانی یعنی ''قدیم'' ہونے کو دلائل وبراہین سے مستحکم وآشکارا کیا؛ یہاں تک کہ فتنہ پر زوال آہی گیا اور کلامِ لازوال پورے آب وتاب کے ساتھ مخلوق کے درمیان محفوظ رہا۔ (۷)

جس کو کلام مجید، قرآن مجید کہا جاتا ہے، وہ مصحف ہے، یعنی کاغذ یا کسی اور چیز پر لکھا ہوا یا چھپا ہوا قرآن۔ یہ یقیناً مخلوق ہے (کفایۃ المفتی ۱۳۰/۱) یعنی اس میں کوئی شک نہیں کہ کلام الٰہی پر دلالت کرنے والے نقوش جو کاغذ وغیرہ پر رقم ہوتے ہیں، اسی کے مجموعہ کو مصحف کہا جاتا ہے، ان ہی نقوش ومکتوب کو ہم اپنی زبان سے ادا کرتے ہیں، جس کو الفاظ کہتے ہیں اور اپنے کانوں سے اس کی جو آواز سنتے ہیں اسے اصوات کہتے ہیں؛ چونکہ یہ سب انسان کی ذات وصفات سے متعلق ہیں؛ اس لیے انسان کی طرح یہ چیزیں بھی حادث اور فانی ہیں۔

علامہ سیوطیؒ لکھتے ہیں کہ قرآن کے غیر فانی ہونے پر بعض علماء نے ایک لطیف استدلال یہ بھی کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ''انسان'' کا ذکر اٹھارہ جگہ کیا ہے اور سب جگہ اس کا مخلوق ہونا بیان کیا اور ''قرآن'' کا ذکر چوّن (۵۴) جگہ فرمایا ہے؛ لیکن کسی ایک جگہ بھی اس کے مخلوق ہونے کا تذکرہ نہیں؛ بلکہ ایک مقام پر دونوں کو یکجا ذکر کیا تو ارشاد الٰہی ''اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ'' کی تعبیر نے دونوں کو ممتاز کر دیا ہے۔(۸)

فضائلِ قرآن کی احادیث کی حیثیت:

مطلق فضائل کی روایات کو تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں: (۱) وہ احادیث جو سنداً و متناً صحیح اور حسن ہیں (۲) وہ روایات جو سنداً و متناً موضوع ہیں (۳) وہ احادیث جو سند کے اعتبار سے اگر چہ پہلے درجہ کی نہیں ہیں؛ لیکن وہ موضوع بھی نہیں ہیں، اسے ضعیف کہتے ہیں۔

موضوع روایات نا قابل اعتبار ہیں اور جو احادیث ضعیف کہلاتی ہیں ان سے احکام فقہیہ کے لیے استدلال استشہاد میں تو کلام کیا جا سکتا ہے؛ مگر جن محدثین محققین نے حدیث کے رد و قبول کے اصول اور اس کے مراتب اور درجاتِ استدلال مقرر فرمائے ہیں، انھوں نے ہی فضائل کے باب میں توسّع کیا ہے اور نقد کی باریکیوں سے اِغماض کرتے ہوئے عمل بالحدیث الضعیف کو صحیح قرار دیا ہے۔ ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری صاحب مستدرک نے کتاب الدعاء کے شروع میں اس کی صراحت فرمائی ہے (مستدرک ۴۹۰/۱) لہٰذا فضائل کے باب میں ضعیف احادیث پر اعتماد اور عمل جمہور علمائے امت محدثین وفقہاء کے نزدیک درست؛ بلکہ مستحب ہے۔ امام نوویؒ نے بھی اس کی صراحت فرمائی ہے (ازکار ۱۰/۱) اور کیوں نہ ہو کہ شرائع کا ایک بڑا حصہ فضائل پر مشتمل ہے، پس احادیثِ فضائل پر عدم اعتماد اور اس پر عمل نہ کرنے کی صورت میں دین کے ایک وافر حصہ سے گویا اعراض اور اس سے دستبردار ہونا لازم آتا ہے، جو یقیناً مصالحِ شرعیہ کے خلاف اور خسارۂ عظیم ہے۔

مطلق قرآن مجید کے فضائل:

علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ فضائلِ قرآن کے سلسلہ میں دو طرح کی روایات ہیں: ایک قسم روایات کی وہ ہے جس میں قرآن کی فضیلت یا کسی مخصوص سورۃ یا آیت کی فضیلت مذکور ہے اور وہ سب روایات قابل اعتبار ہیں۔ یہاں ان میں سے چند احادیث و آثار بالترتیب پیش کرتے ہیں:

(۱) رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قابل رشک دو اشخاص ہیں ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی تلاوت عطا کی اور وہ رات دن اس میں مشغول رہتا ہے اور اس کے احکام پر عمل کرتا ہے، دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے مال عطا فرمایا، پس وہ رات دن اللہ کے

راستہ میں خرچ کرتا رہتا ہے۔(۹)

(۲) حضرت عثمان غنیؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تم میں بہتر شخص وہ ہے جو قرآن پاک خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔(۱۰)

(۳) نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے؛ بلکہ الف (ا) ایک حرف ہے، لام (ل) ایک حرف ہے، میم (م) ایک حرف ہے۔(۱۱)

(۴) حضرت عائشہؓ حضور کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ قرأت میں ماہر ہے تو (قیامت کے دن) وہ سَفرۂ کرام (انبیائے کرام اور ابرار لوگوں) کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے (مگر ماہر نہیں ہے) مشقت اٹھا کر تکلف سے قرأت کر لیتا ہے اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔(۱۲)

(۵) حضرت ابوامامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''قرآن پڑھا کرو؛ اس لیے کہ قرآن اپنے پڑھنے والوں کے لیے قیامت کے دن سفارش کرے گا۔(۱۳)

(۶) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو مسلمان قرآن شریف پڑھتا ہے، اس کی مثال ترنج کی سی ہے کہ اس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور مزہ بھی لذیذ۔ اور جو مومن قرآن شریف نہ پڑھے اس کی مثال کھجور کی سی ہے کہ خوشبو بالکل نہیں؛ مگر مزہ شیریں ہوتا ہے اور جو منافق قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال خوشبودار پھول کی سی ہے کہ خوشبو عمدہ اور مزہ کڑوا۔ اور جو منافق قرآن شریف نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظل کے پھل کی سی ہے کہ مزہ کڑوا ہے اور خوشبو بالکل نہیں۔(۱۴)

(۷) حضرت عمرؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہ اس کتاب یعنی قرآن پاک کی وجہ سے کتنے لوگوں کا مرتبہ بلند کر دیتا ہے اور کتنی ہی لوگوں کو پست و ذلیل کرتا ہے۔(۱۵)

چند مخصوص سورتوں کے فضائل:

سورۂ فاتحہ: (۱) حضرت ابیؓ بن کعب حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نہ تو تورات میں نہ ہی انجیل میں ام القرآن جیسی کوئی سورہ نازل فرمائی اور وہ سبع المثانی (سورۂ فاتحہ) ہے(۱۶)

(۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ الحمد للہ رب العالمین (سورۂ فاتحہ) قرآن پاک میں سب سے افضل ہے(۱۷)

(۳) حضرت ابن عمرؓ سے مرسلاً روایت ہے کہ سورۂ فاتحہ ہر بیماری سے شفاء ہے (۱۸)

سورہ بقرہ وآل عمران: (۱) حضرت نواسؓ بن سمعان کی روایت ہے ”قیامت کے دن قرآن اور اہلِ قرآن کو جو اس پر عمل کرتے تھے لایا جائے گا اور (بطور قائد) ان کے آگے آگے سورۂ بقرہ اور آل عمران ہوگی (۱۹)

(۲) حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ شیطان گھر سے نکل جاتا ہے جب وہ سنتا ہے کہ سورۂ بقرہ پڑھی جارہی ہے۔(۲۰)

(۳) حضرت بُریدہؓ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ سورۂ بقرہ سیکھو؛ اس لیے کہ اس کا سیکھنا برکت ہے اور چھوڑ دینا حسرت ہے اور سیکھو بقرہ وآل عمران کہ یہ دونوں زَہراوین ہیں۔(۲۱)

(۴) حضرت سہل بن سعدؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ہر شئے کا ایک کوہان ہے قرآن کا کوہان سورۂ بقرہ ہے، جس نے گھر میں دن میں پڑھا تو تین دن تک شیطان گھر میں داخل نہیں ہوگا اور جس نے رات میں پڑھا تو تین رات تک شیطان اس کے گھر میں داخل نہیں ہوگا۔(۲۲)

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آدمی کا خزانہ سورۂ بقرہ وآل عمران ہے۔(۲۳)

سورۂ کہف: حضرت ابوسعید خدریؓ حضور اقدس ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھی اس کے لیے ایک نور ظاہر ہوگا اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک (۲۴) بعض روایت میں ہے کہ اس کی جگہ سے مکہ تک نور رہوگا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ حضرت ابوالدرداءؓ کی حدیث میں ہے کہ سورۂ کہف شبِ جمعہ کو بھی پڑھ سکتے ہیں (۲۵)

سورۂ الم سجدہ: مسیّب بن رافع کی مرسل روایت ہے کہ سورۂ الم سجدہ قیامت کے دن آئے گی، اس کے دو بازو ہوں گے، اپنے پڑھنے والے پر سایہ فگن ہوگی اور کہے گی تم پر کوئی گرفت نہیں، تم پر کوئی گرفت نہیں۔(۲۶)

سورۂ یٰسین: (۱) حضرت انسؓ کی حدیث ہے کہ ہر شے کا ایک دل ہے، قرآن کا دل یٰسین ہے جو شخص اُسے پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس قرآن کا ثواب لکھتے ہیں۔(۲۷)

(۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جس شخص نے رات میں اللہ کی رضا کے لیے یٰسین پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیں گے (۲۸)

(۳) حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ جو شخص ہر رات یٰسین شریف پڑھنے کا پابند ہو اور پھر مرا تو شہید مرا (یعنی شہادت کا درجہ پائے گا)(۲۹)

(۴) حضرت معقل بن یسارؓ کی روایت ہے کہ یٰسین قرآن کا دل ہے جو شخص بھی اللہ کی رضا اور آخرت کی طلب کے لیے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مغفرت فرمادیں گے اور اسے اپنے مُردوں پر پڑھا کرو۔(۳۰)

سورۂ دُخان: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے، جس شخص نے رات میں سورۂ دُخان پڑھی تو صبح اس حال میں کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کریں گے۔(ترمذی)

مُسَبِّحات: حضرت عرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ہر رات سونے سے پہلے مسبحات پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے افضل ہے۔(۳۱) (مسبحات وہ سورتیں کہلاتی ہیں جن کے شروع میں تسبیح کا کوئی صیغہ سبّح یُسَبِّحُ وغیرہ موجود ہے)

سورۂ واقعہ: حضرت عبداللہ بن مسعود حضور ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جو شخص ہر رات سورۂ واقعہ پڑھے گا، اسے کبھی فاقہ نہیں ہوگا اور حضرت ابن مسعودؓ اپنی بیٹیوں کو حکم فرماتے وہ ہر رات سورۂ واقعہ پڑھا کرتی تھیں۔(۳۲)

سورۂ حشر: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک شخص کو وصیت کی کہ جب وہ بستر پر آئے تو سورۂ حشر پڑھ لیا کرے اور فرمایا کہ اگر مر گیا تو شہادت کا درجہ پائے گا۔(۳۳)

سورۂ ملک: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث ہے جو شخص ہر رات سورۂ مُلک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھیں گے (ترمذی) ایک روایت میں ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ سورۂ ملک ہر مؤمن کے دل میں ہو (یعنی حفظ ہو)(۳۴)

سورۂ کافرون: حضرت ابن عباسؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ کیا میں تم کو ایسا کلمہ نہ بتادوں جو تم کو شرک سے بچائے قل یآیّھا الکٰفِرُون الخ سوتے وقت پڑھ لیا کرو۔(۳۵)

سورۂ اخلاص: حضرت ابوہریرہؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے قل ھو اللّٰہ احدٌ دس مرتبہ (اخلاص کے ساتھ) پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل تیار کرے گا۔(۳۶)

معوّذتین: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے حضور ﷺ نے فرمایا: اے عقبہ! کیا میں تم کو نہ سکھلاؤں دو پسندیدہ سورتیں قُلْ اَعُوذُبِرَبِّ الفَلَقِ اور قُلْ اَعُوذُبِرَبِّ النَّاسِ اے عقبہ انھیں پڑھا کرو، جب سوو یا اٹھو، سائل نے اس سے بہتر کسی اور ذریعہ سے نہ سوال کیا اور نہ پناہ مانگنے والے نے اس سے بہتر کسی اور طریقہ سے پناہ مانگی ہے۔(۳۷)

چند آیتوں کے فضائل:

آیۃ الکرسی کی فضیلت: حضرت اُبی بن کعبؓ سے مروی ہے أعْظَمُ آیــةٍ فی کتابِ اللّٰہ

آیۃُ الکرسی قرآن پاک میں سب سے عظیم آیت، آیتُ الکرسی ہے(۳۸) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا اِن لِکُلِّ شی سَناما وسَنَامُ القرآن البقرۃ ہر چیز کا ایک کوہان ہوتا ہے، قرآن کا کوہان سورۂ بقرہ ہے اوراس میں ایک آیت ہے جو قرآن کی آیتوں کی سردار ہے، وہ آیت الکرسی ہے(۳۹) حضرت علیؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھے آیتُ الکرسی عرش کے نیچے خزانہ سے دی گئی ہے اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی۔(کنزالعمال ۱/۲۸۲)

خواتیم بقرہ کی فضیلت: حضرت ابومسعودؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے رات میں سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھیں وہ اس کے لیے کافی ہوں گی (یعنی پوری رات قرآن پڑھنے سے یا کفایت کرے گی جن وشیطان اور ہر قسم کی برائیوں سے۔ فتح الباری ۹/۶۸) حضرت ابوقتادہؓ نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے آیت الکرسی اور خواتیم بقرہ (آمن الرسول سے آخر تک) کسی پریشانی کے وقت پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائیں گے۔(۴۰)

خواتیم آل عمران کی فضیلت: حضرت عثمان غنیؓ نقل کرتے ہیں کہ جس نے رات میں آل عمران کی آخری آیتیں اِنّ فی خلق السمٰوٰت والارضِ الخ پڑھیں تو اس کے لیے قیام اللیل کا ثواب لکھا جائے گا۔(۴۱)

خواتیم سورۂ اسراء کی فضیلت: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ جس شخص نے صبح یا شام قل ادعوا اللّٰہ او ادعوا الرحمٰن الخ پڑھا تو اس کا قلب نہیں مرے گا نہ اس دن میں اور نہ اس رات میں(کنزالعمال ۱/۲۸۶)

اوائل کہف کی فضیلت: حضرت ابوالدرداءؓ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتیں حفظ کرلیں (اوراسے پڑھتا رہا) تو دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا(۴۲) اور بعض روایتوں میں آخری کی دس آیتوں کا ذکر ہے (عمل الیوم واللیلہ للنسائی ص ۲۷۵)

آخر کہف کی فضیلت: حضرت عمرو بن العاصؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے رات میں قُلْ اِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُکُمْ یُوحیٰ اِلَیَّ اَنّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَاحِدٌ پڑھی تو عدن سے مکہ تک اس کے لیے نور ہوگا اور فرشتوں سے پُر ہوگا(۴۳)

اوائل سورۂ فتح کی فضیلت: حضرت انسؓ سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تحقیق کہ مجھ پر ایسی آیات نازل ہوئی ہیں جو مجھے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں اِنا فَتَحنَا لَکَ فَتْحاً مُبِیناً پانچ آیتیں (۴۴)

آیۃ الحدید کی فضیلت: حضرت عرباضؓ بن ساریہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ہر رات مُسبّحات سونے سے پہلے پڑھتے تھے اور فرمایا کہ ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے افضل ہے۔ ابن کثیرؒ

فرماتے ہیں کہ وہ یہ ہے هُوَ الاوّلُ والآخِرُ والظَّاهِرُ وَالباطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيءٍ عَلِيمٍ (ابوداود بحوالہ اتقان)

آخر سورۂ حشر کی فضیلت: حضرت معقل بن یسارؓ سے مروی ہے کہ جس نے صبح کے وقت سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے اس پر مقرر فرماتے ہیں جو شام تک اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں هو الله الذى لا اله الا هو الخ (۴۵)

سورتیں چھوٹی فضائل بڑے:

یوں تو پورا قرآن الحمدللہ رب العلمین سے والناس تک ایسا کلام ہے جس کی تلاوت پر ہر حرف کے بدلے کم از کم دس نیکیاں متعین ہیں، پس جو شخص روزانہ ایک منزل یا تہائی یا نصف قرآن پڑھتا ہے وہ کس قدر خوش نصیب اور اجر عظیم کا مستحق ہے؛ لیکن ظاہر ہے کہ تہائی یا چوتھائی قرآن پاک کا پڑھنا عام مسلمانوں کے لیے روزانہ آسان نہیں ہے یا پڑھنا ممکن ہو؛ مگر کسی وجہ سے وقت میں گنجائش نہ ہو یا کم وقت میں اجر کثیر حاصل کرنے اور دوسروں کو نفع پہنچانے کی آرزو ہو تو ایسی صورتوں میں کیا کریں؟ قربان جایئے نبی کریم ﷺ پر کہ آپ نے اپنی امت کے لیے یہ مشکل بھی آسان کردی؛ تاکہ کم وقت میں زیادہ ثواب کے عدم حصول کی حسرت نہ رہ جائے؛ چنانچہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا: ''کیا تم سے یہ نہیں ہوسکتا کہ تہائی حصہ قرآن پاک کا ہر رات پڑھا کرو'' صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تہائی قرآن ہر رات پڑھنا تو بہت مشکل ہے یہ کس سے ہوسکتا ہے۔ تب حضور ﷺ نے فرمایا قل هو الله احد ثواب میں تہائی حصہ قرآن کے برابر ہے۔ (فتح الباری باب فضائل القرآن ۷۲/۹)

اس طرح کی احادیث کی روشنی میں چند سورتوں کے فضائل ملاحظہ فرمائیں:

(۱) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ''سورۂ فاتحہ دو تہائی قرآن کے برابر ہے'' (اتقان ۱/۱۹۵)

(۲) حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے ''آیت الکرسی چوتھائی قرآن ہے'' (مسند احمد بحوالہ اتقان ۱/۱۹۵)

(۳) حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے جس نے ایک مرتبہ یٰسین شریف پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس قرآن پڑھنے کا اجر لکھیں گے۔ (ترمذی، بحوالہ اتقان)

(۴) حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے جس شخص نے شب قدر میں سورۂ قدر پڑھی گویا اس نے رُبع قرآن پڑھا (۴۶)

(۵) حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے جس نے سورۂ زلزال پڑھی اس کو نصفِ قرآن پڑھنے کے برابر ثواب ہوگا(۴۷)

(۶) حضرت حسن بصری سے مروی ہے: سورۂ والعادیات نصفِ قرآن کے برابر ہے(۴۸)

(۷) حضرت ابن عمرؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کیا تم میں سے کوئی طاقت نہیں رکھتا کہ روزآنہ ایک ہزار آیتیں پڑھا کرے، صحابہؓ نے عرض کیا اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم میں کسی کی طاقت نہیں کہ روزآنہ اَلھاکُمُ التکاثر پڑھ لے(۴۹)

(۸) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے قل یآ أیُّھا الکٰفرون چوتھائی قرآن ہے(۵۰)

(۹) حضرت انس بن مالکؒ سے روایت ہے اذا جاء نصر اللہ چوتھائی قرآن ہے(۵۱)

(۱۰) حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے قل ھو اللہ احد چوتھائی قرآن ہے(۵۲)

(۱۱) حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے جس شخص نے قل ھو اللہ احد فجر کی نماز کے بعد بارہ مرتبہ پڑھی گویا اس نے چار مرتبہ قرآن پڑھا۔(۵۳)

ان آیتوں اور سورتوں کو پورے قرآن کا نصف یا ربع یا ثلث جو کہا گیا ہے اس کا ایک مطلب ظاہر احادیث کے مطابق یہ ہے کہ اس سے مراد اجر وثواب ہے، یعنی ان آیتوں اور سورتوں کی تلاوت کا ثواب تہائی یا چوتھائی قرآن کے ثواب کے برابر ہے۔(۵۴) اور جو کوئی پورے قرآن کی تلاوت کرے اس کے اجر وثواب کی برابری تو ہو نہیں سکتی۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں: حدیث میں ہے کہ قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے، اس سے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تین دفعہ قل ھو اللہ پڑھ لینے سے پورے قرآن کا ثواب مل جاتا ہے۔ حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلویؒ فرماتے تھے کہ اس حدیث سے یہ لازم نہیں آتا کہ تین مرتبہ قل ھو اللہ پڑھنے سے کامل قرآن کا ثواب مل جاتا ہے؛ بلکہ تین ثلث قرآن کا ثواب ہوگا، جیسے کوئی دس پارے کو تین مرتبہ پڑھے۔ (مجالس حکیم الامت ص ۱۸۹)

ازالۂ رسم: بعض علاقوں میں تراویح میں ختم کے موقع پر حُفاظِ کرام سورۂ اخلاص کو تین مرتبہ پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں، یہ گویا ایک رسم ہے اور بعض مرتبہ حافظ صاحب کے ایسا نہ کرنے پر کچھ لوگ اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں، یہ علامت ہے کہ وہ اسے لازم سمجھ رہے ہیں؛ حالانکہ ایک ہی رکعت میں سورۃ کو مکرر پڑھنا اگرچہ نفل نماز ہو بشرطے کہ باجماعت ادا کی جاتی ہو، جیسے تراویح خلافِ اولیٰ ہے؛ اس لیے قل ھو اللہ احد کے تکرار سے اگر رسماً نہ بھی ہو تب بھی بچنا چاہیے اور رسماً ہو تب تو مکروہ ہے ہی، اسے ترک کرنا چاہیے۔ (امداد الفتاویٰ ۱/۴۹۱)

حواشی:

(۱) علم الکلام لمولانا ادریس الکاندھلوی۔
(۲) اتقان ۱/۱۳۶، الحبائك فی اخبار الملائك۔
(۳) مسلم شریف۔
(۴) شعب الایمان ۱/۳۸۱۔
(۵) حرز الامانی للشاطبی۔
(۶) البرہان للزرکشی ۱/۲۹۔
(۷) دیکھئے ''فتنۂ خلقِ قرآن'' تاریخ دعوت وعزیمت ۱/۹۴۔
(۸) الاتقان ۲/۱۶۶۔
(۹) بخاری ومسلم بحوالہ التبیان للنووی۔
(۱۰) بخاری ومسلم، التبیان۔
(۱۱) ترمذی۔
(۱۲) بخاری ومسلم۔
(۱۳) مسلم شریف۔
(۱۴) بخاری ومسلم۔
(۱۵) مسلم بحوالہ التبیان۔
(۱۶) ترمذی بحوالہ اتقان۔
(۱۷) شعب الایمان للبیہقی۔
(۱۸) کنز العمال ۱/۲۷۸، بیہقی فی الشعب۔
(۱۹) بحوالہ اتقان۔
(۲۰) اخرجہ ابوعبید۔
(۲۱) مسند احمد۔
(۲۲) بحوالہ اتقان۔
(۲۳) کنز العمال۔
(۲۴) اخرجہ الحاکم فی المستدرک۔
(۲۵) اتقان ۱/۱۹۵۔
(۲۶) اتقان ۲/۱۹۶ عن ابی عبید۔
(۲۷) ترمذی بحوالہ اتقان۔
(۲۸) طبرانی بحوالہ اتقان۔
(۲۹) ایضاً۔
(۳۰) ابوداود بحوالہ اتقان۔
(۳۱) ابوداود بحوالہ اتقان۔
(۳۲) بیہقی بحوالہ فضائل قرآن۔
(۳۳) اتقان۔
(۳۴) اتقان۔
(۳۵) اتقان عن ابی یعلی۔
(۳۶) اتقان ۲/۱۹۸۔
(۳۷) کنز العمال ۱/۲۹۳۔
(۳۸) مسلم بحوالہ اتقان۔
(۳۹) مستدرک حاکم۔
(۴۰) اذکار للنووی۔
(۴۱) بیہقی بحوالہ اتقان۔
(۴۲) مسلم، کنز العمال ۱/۲۸۷۔
(۴۳) کنز العمال ۱/۲۸۸۔
(۴۴) کنز العمال ۱/۲۹۰۔
(۴۵) اتقان ۲/۱۹۷۔
(۴۶) کنز العمال ۱/۲۹۶۔
(۴۷) ترمذی بحوالہ اتقان۔
(۴۹) اخرجہ ابوعبید مرسلاً۔
(۴۹) مستدرک بحوالہ اتقان۔
(۵۰) ترمذی بحوالہ اتقان۔
(۵۱) ترمذی بحوالہ اتقان۔
(۵۲) مسلم بحوالہ اتقان۔
(۵۳) بیہقی بحوالہ اتقان۔
(۵۴) اتقان ۲/۲۰۴۔

❊ ❊ ❊